بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدعت

بدعت کے لغوی معنی ہیں۔ ''نئی چیز'' اصطلاح شریعت میں بدعت کہتے ہیں دین میں نیا کام جو ثواب کے لئے ایجاد کیا جائے اگر یہ کام خلاف دین ہو تو حرام ہے اور اگر اس کے خلاف نہ ہو تو درست۔ یہ دونوں معنی قرآن شریف میں استعمال ہوئے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

بدیع السموت والارض .(سورئہ انعام : ۱۰۲)

وہ اللہ آسمانوں اور زمین کا ایجاد فرمانے والا ہے۔

قل ماکنت بدعا من الرسل.(سورئہ احقاف : ۹)

تم فرمادو کہ میں انوکھا رسول نہیں ہوں۔

ان دونوں آیتوں میں بدعت لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے۔یعنی انوکھا نیا رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ ورھبانیۃ ﴿ن﴾ابتدعوھا ما کتبنا ھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا﴿ج﴾فاتینا الذین امنو منھم اجرھم وکثیر منھم فسقون☆(سورئہ حدید:۲۷)

اور عیسیٰ علیہ السلام کے پیروؤں کے دل میں ہم نے نرمی اور رحمت رکھی اور ترک دینا یہ بات جوانہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی۔ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی۔ پھر اسے نہ نباہنے۔جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا تو ان کے مومنوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہت سے فاسق ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عیسائیوں نے رہبانیت اور تارک الدنیا ہونا اپنی طرف سے ایجاد کیا

رب تعالیٰ نے ان کو اس کا حکم نہ دیا۔ بدعت حسنہ کے طور پر انہوں نے یہ عبادت ایجاد کی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بدعت کا ثواب دیا۔ مگر جو اسے نباہ نہ سکے یا جو ایمان سے پھر گئے وہ عذاب کے مستحق ہو گئے معلوم ہوا۔ کہ دین میں نئی بدعتیں ایجاد کرنا جو دین کے خلاف نہ ہوں ثواب کا باعث ہیں مگر انہیں ہمیشہ کرنا چاہئے۔ جیسے چھ کلمے، نماز، اور ختم بزرگانِ دین کہ یہ دینی چیزیں اگرچہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانے کے بعد ایجاد ہوئیں مگر چونکہ دین کے خلاف نہیں اور ان سے دینی فائدہ ہے لہذا باعث ثواب ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے بہت ثواب ہوگا۔

ماخوذ: علم القرآن